مرثیہ:۱

درحال پسرانِ حضرت زینب سلام اللہ علیہا

مطلع

کیا گُل اندام گُلِستانِ رسالت کو ملے

تعداد بند: ۱۳۲

www.emarsiya.com

۱

کیا گل اندام گلستان رسالت کو ملے   کیا تر و تازہ ثمر، قاسم جنت کو ملے
کیا دُرِبیش بہا تاجِ نبوت کو ملے   کیا نمودار پسر شافعِ امت کو ملے

یہ وہ ہیں جنکی زمانے میں عزا ہوتی ہے
۲ رات دن جن کے لئے خلقِ خدا روتی ہے

باغِ زہرا و محمدؐ کے گل تر دونوں   حاکمِ خلدِ بریں مالکِ کوثر دونوں
بخدا شانِ امامت میں برابر دونوں   خُلق میں، حِلم میں، مانندِ پیمبر دونوں

فرد عالم میں ہوئے، ربِ ہدا شاہد ہے
۳ دونوں یکتا ہیں زمانے میں خدا شاہد ہے

نیّرِ اوجِ سیادت، قمرِ برجِ کمال   فلکِ عزو شرافت کے درخشندہ ہلال
نیک خونیک چلن، نیک سیر، نیک خصال   قرۃ العینِ نبیؐ نورِ خُدائے مُتعال

حشر میں ایک کا، ایسا نہ ثُرک ہوگا کبھی
۴ جس کے پلے پہ ہیں یہ، وہ نہ سُبک ہوگا کبھی

جودو احسان میں ہمشانِ رسولِؐ ذیشاں   فضلِ خالق سے ہیں سردارِ جوانانِ جناں
راحتِ جانِ نبیؐ نورِ خُدائے دو جہاں   زیبِ گلزارِ ارم، زینتِ بزمِ امکاں

سب بزرگوں کے فضائل انہیں ہاتھ آئے ہیں
۵ جس پہ قرآن ہے شاہد، وہ شرف پائے ہیں

قبلۂ اہلِ کرم کعبۂ اَربابِ صَفا   مُقتدائے دوجہاں مطلعِ انوارِ خدا
ہے وہی مومن کامل، جسے انکی ہے ولا   گلشنِ خلدِ بریں اِن کی ثنا کا ہے صلا

فوج قدسی ہے کمربستہ سلامی کے لئے
حوریں خدمت کو ہیں، غلماں ہیں غلامی کے لئے

www.emarsiya.com

۶
اوجِ سبطینِ نبیؐ سے ہے زمانہ آگاہ جدّ و آبا کی طرح یہ بھی ہیں کونین کے شاہ
کعبۂ اربابِ صفا کا ہے، انہیں کی درگاہ دونوں شہزادے ہیں ہم مرتبۂ شیرِ الٰہ
مثلِ احمدؐ شرفِ نامتناہی پائے
ان کے حصہ میں سب اسرار الٰہی آئے

۷
انہیں دونوں سے تو شاداب ہے گلزارِ بہشت آپ خالق نے کیا ہے انہیں سردارِ بہشت
مالکِ کوثر و تسنیم ہیں مختارِ بہشت چشم مشتاق، ہے ہر روزنِ دیوارِ بہشت
فضلِ خالق سے سرافراز ہیں یاں بھی واں بھی
دونو ذیقدر ہیں، ممتاز ہیں، یاں بھی واں بھی

۸
جگر و جانِ علیؑ سبطِ رسولِ ثقلین رونقِ ارض و سما، فاطمہ کے دل کے چین
مصطفیٰ خُلق میں، قوت میں شہِ بدر وحنین فرد ہیں دونوں یداللہ کے یہ نور العین
فدیۂ امتِ مرحومہ، خطاب ان کا ہے
نہ ہے ثانی کوئی اُن کا نہ جواب اِن کا ہے

۹
ایک ہی برجِ شرافت کے قمر ہیں دونوں ایک ہی بحرِ شجاعت کے گہر ہیں دونوں
ایک ہی نخلِ امامت کے ثمر ہیں دونوں ایک ہی باغِ ولایت کے شجر ہیں دونوں
ان کی تعریف میں جو کچھ کہیں وہ شایاں ہے
انہیں دونوں سے بہارِ چمنِ ایماں ہے

۱۰
تیغِ خونریز سے کفار کا دل چاک کیا لوثِ اصنام سے اللہ کا گھر پاک کیا
دین کو شاد کیا کفر کو غمناک کیا جتنے جاہل تھے اُنہیں صاحبِ ادراک کیا
خلق میں مسلکِ اسلام بتایا سب کو
جادۂ منزلِ توحید دکھایا سب کو

www.emarsiya.com

١١

جد وہ ان کا ہے جو سردارِ امم خلق میں ہے انہیں دونوں کا پدر، بحرِ کرم خلق میں ہے
ان کی مادر ہے، جو بلقیس شیم خلق میں ہے اور یہ کس کے بزرگوں کا حشم خلق میں ہے

خاندان اور جہاں میں کوئی کب ایسا ہے
١٢ کس کا دنیا میں حسب اور نسب ایسا ہے

دونوں ذی مرتبہ و ذی شرف و ذی عزت خلق میں دونوں نے اکدم بھی نہ پائی راحت
زندگی بھر نہ ملی دونوں کو غم سے فرصت وہ موئے تیغ سے، سَم سے ہوئی ان کی رحلت

جان لی دونوں کی کفار کی سرتابی نے
١٣ تشنگی نے انہیں، مارا انہیں سیرابی نے

نشترِ غم ہے جگر کے لیے ذکرِ حسنین نہیں آتا کسی پہلو، دلِ بیتاب کو چین
باغِ فردوس میں حوریں بھی سدا کرتی ہیں بین شور ہے ہائے یتیمانِ شہ بدر و حنین

گر یہاں ان کی کبھی تشنہ دہانی ہوجائے
١٤ قلب کیا چیز ہیں، فولاد بھی پانی ہوجائے

ان کی مجلس کا وہ رتبہ ہے، کہ ماشاء اللہ بزمِ ماتم میں خود آتے ہیں، رسولؐ ذیجاہ
فاطمہ روتی ہیں کرتے ہیں بکا شیرالہ شرفِ اہلِ عزا سے ہیں ملایک آگاہ

نالۂ اہلِ عزا تابہ فلک جاتے ہیں
١٥ عرشِ اعلیٰ سے فرشتے بھی یہاں آتے ہیں

انس و جن اُن کے، یہ آلام و محن روتے ہیں یہ وہ غم ہے، کہ شہنشاہِ زمن روتے ہیں
ساتھ زہراؑ کے، شہِ قلعہ شکن روتے ہیں نالہ اُن کے ملکِ چرخِ کہن روتے ہیں

ماتم ان دنوں خوز ادوں کا دو عالم میں ہے
سنگ اسود بھی سیہ پوش اسی غم میں ہے

www.emarsiya.com

۱۶

مختصر حال یہ سبطینِ محمدؐ کا تھا مرتضا کے بھی نواسوں کا سناوں رتبا
دونوں خوش خلق و خوش آئین وڈرِ بحرِ سخا دل سے تھے شیفۂ سبطِ رسولؐ دوسرا
وارثِ زورِ امامِ دوجہاں یہ بھی ہیں
۱۷ اسی گلزار کے دو سروِ رواں یہ بھی ہیں

یوسفِ مصرِ سیادت گہرِ بحرِ سخا ثمر اک نخل کے، دو نورِ نگاہِ زہراؑ
ثانیٔ جعفر تیار ہیں، یہ ماہ لقا پسرِ بنتِ علی، لختِ دلِ شیرِ خدا
ہے جو احمدؐ سے علیؑ سے بھی وہی رشتہ ہے
۱۸ جو نبیؐ سے ہے وصی سے بھی وہی رشتہ ہے

دل بر شیرِ خدا فاطمہؑ کے نورِ نظر مَطلع عز و شرف بُرجِ شجاعت کے قمر
ایسے ماموں ہیں جو ہیں خلقِ خدا کے رہبر ان کی ماں مریم وسارا سے، کہیں ہے بہتر
کس نے پایا یہ شرف فخر نہ کیوں ہو اس پر
۱۹ خانداں وہ کہ ہوئی ختم نبوت جس پر

مثلِ قرآں نہیں کچھ اِن کی بزرگی میں کلام ان کی نانی ہے نبیؐ زادی تو ماں بنتِ امام
ہے انہیں کے لیے زیبا صَلواۃ اور سلام یہ وہ ہیں وقت دغا ہاتھ میں جن کے صمصام
نہیں اعجاز نہ ہو، فرد شجاعت میں تو ہیں
۲۰ گو امامت نہ سہی، نسلِ امامت میں تو ہیں

ان کی توصیف میں قاصر نہ زباں ہو کیونکر راحتِ جاں جنہیں فرمائیں شہِ تُفتہ جگر
شان و شوکت میں علیؑ جاہ و حشم میں جعفر اب تک ان دونوں کے ماتم میں تڑپتے ہیں بشر
ان کے اوصاف کے سب اہلِ جہاں قائل ہیں
نام بچپن میں وہ پایا کہ جواں قائل ہیں

www.emarsiya.com

۲۱

گلشنِ دیں میں یہ دونوں گل تر ہیں یکتا   دل سے ہیں تابعِ احکامِ امامِ دوسرا
گو یہ غم تھا کہ نہ پایا علمِ شاہِ ہُدا   پر مِلا خلق میں ایسا نہ کسی کو رتبا
علمِ فوجِ امامِ دوجہاں بھی پاتے
سن ذرا کم جو نہ ہوتا تو نشاں بھی پاتے

۲۲

دبدبہ وہ کہ ہوں ٹکڑے ابھی شیروں کے جگر   آنکھ وہ جس سے دلیروں کی بھی جھک جائے نظر
قوت و زور میں ان سے ہو کوئی کیا سربر   آئے غصہ تو ابھی توڑیں یہ بابِ خیبر
خوف آیا نہ سنانوں سے نہ تلواروں سے
کم سنی میں یہ لڑے بڑھ کے جفا کاروں سے

۲۳

نہ بزرگوں کے شرف جمع ہوں ان میں کیونکر   پرورش جن کو کرے فاطمہؑ کا لختِ جگر
رعب میں داب میں ہم شان جنابِ جعفر   عالمِ علمِ نبیؐ وارثِ زورِ حیدرؑ
دونوں کونین میں ذیقدر و سرافراز ہوئے
خلق میں یہ بھی اسی طرح سے ممتاز ہوئے

۲۴

خُلق میں مثلِ حسنؑ، زہد میں مثلِ حیدرؑ   رُعب میں مثلِ علمدارِ شہِ جن و بشر
حلم میں صبر میں، مانندِ رسولِ داور   فضلِ خالق سے ملے سارے بزرگوں کے ہنر
کرم اللہ کا، صدقہ شہِ دل گیر کا ہے
کیوں نہ ہو سب یہ اثر، فاطمہؑ کے شیر کا ہے

۲۵

ایسے ساونت کہ اس پیاس میں کڑیاں جھیلیں   ننھے ہاتھوں سے پرے فوجِ ستم کے ریلیں
یہ وہ بچے ہیں کہ تلواروں سے رن میں کھیلیں   حکم حضرت کا جو پا جائیں تو کوفہ لے لیں
دوسرا کوئی زمانے میں کہاں ایسا ہے
زورِ بازوئے یداللہ انہیں پہنچا ہے

www.emarsiya.com

۲۶

بچپنے ہی میں یہ نیزے کا ہلانا سیکھے ہاتھ تیار کئے، تیغ لگانا سیکھے
دونوں اک وار میں چورنگ اُڑانا سیکھے مثلِ حیدرؑ ہنرِ جنگ دکھانا سیکھے
دیکھنے والوں کو خالق کے ولی یاد آئے
۲۷ جب کوئی چوٹ نکالی تو علیؑ یاد آئے

تذکرہ گھر میں جو دونوں کا کبھی آتا تھا ہو کے خوش کہتی تھیں عباسؑ سے بنتِ زہراؑ
یہ تمہاری ہی ریاضت کا ثمر ہے بھیا میں بھی حضرت پہ تصدق مرے بچے بھی فدا
کچھ ہنر وقت پہ دکھلائیں تو میں راضی ہوں
۲۸ اپنے ماموں کے جو کام آئیں تو میں راضی ہوں

سن کے یہ ماں کا سخن کہنے لگے وہ ضرغام پھر ہیں کس کام کے مولا کے نہ آئیں جب کام
اُن کو کیا خوف کسی سے ہو، جو اُن کے ہیں غلام کھینچیں تلوار تو برباد کریں کوفہ و شام
کب فنِ جنگ میں ہم سے کوئی بڑھ سکتا ہے
۲۹ منہ پہ شیروں کے جہاں میں کوئی چڑھ سکتا ہے

وقت آئے تو تصدق ہوں شہِ والا پر لڑ کے میدان میں سب جنگ کے دکھلائیں ہنر
ہوں زمانے پہ عیاں تیغ زنی کے جوہر عرض جب ماں سے یہ کرتے تھے وہ دونوں صفدر
جاہ و اقبال کی دیتی تھیں دعائیں زینب
۳۰ ہو کے خوش دونوں کی لیتی تھیں بلائیں زینب

شب کو آرام جو کرتے تھے وہ دونوں صفدر کہتے تھے مادر ذیشاں سے علیؑ کے دلبر
ابھی سونے کو نہیں چاہتا دل اے مادر ہاں بیاں کیجئے کچھ ذکرِ وغائے حیدرؑ
کس طرح شیر خدا جنگ کو سر کرتے تھے
کس طرح فوج کو وہ زیر و زبر کرتے تھے

www.emarsiya.com

۳۱
سن کے فرماتی تھی یہ دخترِ ضرغامِ صمد　　کس سے ہو اس کا بیاں جس کے شرف ہوں بیحد
کس لڑائی میں نہ کی احمدِ مرسلؐ کی مدد　　حامیٔ شرعِ متیں ناصرِ دینِ احمدؐ
سب شہنشاہ مع فوجِ گراں ڈرتے تھے
اُن کی تلوار سے عالم کے جواں ڈرتے تھے

۳۲
زہد کا ذکر کروں یا کہ عبادت کو کہوں　　عدل کی شان کہوں میں کہ سخاوت کو کہوں
جود و احساں کو کہوں یا کہ مروت کو کہوں　　کس زباں سے شہِ والا کی فضیلت کو کہوں
جراتیں بھی وہ دکھائی ہیں کہ جی جانتے ہیں
مرتبہ ان کا خدا اور نبیؐ جانتے ہیں

۳۳
مُجملاً ہے یہ وغائے شہِ ذیشاں کا بیاں　　جب کسی جنگ پہ جاتے تھے امامِ دوجہاں
پہلواں ہوتے تھے آئینہ کی صورت حیراں　　بید کی طرح سے لہراتے تھے سب پیر و جواں
پہلوانوں کی زبانوں پہ نہ کیوں نام آئے
ہر لڑائی میں پیمبر کے یہی کام آئے

۳۴
دی ہے آئینۂ ایماں کو جلا حیدرؑ نے　　حق سے باطل کو کیا صاف جُدا حیدرؑ نے
زیر لاکھوں کو کیا وقتِ وغا حیدرؑ نے　　آبرو دین کی رکھ لی بخدا حیدرؑ نے
یک قلم دل سے ہر اک کفر کا آئیں بھولا
ان کی تلوار کے پھل سے چمنِ دیں پھولا

۳۵
جب گئے جنگ پہ خیبر کی شہِ کون و مکاں　　بھیجے کس کو نہ تھے جعفر طیار روہاں
اور لوگوں کو علم دے کے کیا شہ نے رواں　　رن سے واپس ہوئے بے فتح وظفر لے کے نشاں
جب نبیؐ نے نہ کوئی یاور و ناصر پایا
وہ علم حیدرؑ کرار نے آخر پایا

www.emarsiya.com

۳۶

متصل جب درِ خیبر کے گئے شیرِ خدا　جوش میں بہرِ وغا مرحبِ دیں آیا
تیغِ حیدرؑ گئی سر پر، صفتِ تیغِ قضا　مع رہوار، شقی خاک پہ دو ہوکے گرا
زندگی کا جو بکھیڑا تھا اسے پاک کیا
۳۷ واہ ری ضرب کہ تا بندِ کمر چاک کیا

اے خوشا دست زبردست شہِ جن و بشر　انگلیوں سے درِ خیبر کو اُکھاڑا بڑھ کر
دَر اُٹھائے ہوئے اس طرح کھڑے تھے حیدرؑ　جس طرح فوج سے لڑتا ہے کوئی لے کے سپر
ایک دم کی بھی اماں دی نہ ستمگاروں کو
۳۸ خوں سے رنگین کیا قلعہ کی دیواروں کو

سر ہوئی جب وہ لڑائی بھی بافضالِ خدا　فوجِ اسلام میں تکبیر کا اک شور اُٹھا
آئے لشکر کا علم لے کے تمہارے نانا　خوش ہوئے دیکھ کے بھائی کو شہنشاہِ ہُدا
اس طرف دست یداللہ، نبیؐ چومتے تھے
۳۹ دے کے احسنت کی آواز، ملک جھومتے تھے

جب اُحد میں گئے لڑنے کو بصد عز و وقار　قتل اتنے ہوئے ملعوں کہ نہیں جن کا شمار
جب چلی بیرِ الم میں شہِ دیں کی تلوار　شیرِ حق ہم کو اماں دو یہ جنوں میں تھی پکار
گو بہت زیرِ زمیں دشمنِ جانی نکلے
۴۰ آب زُہرے ہوئے یوں لے کے یہ پانی نکلے

سُن کے یہ سُرخ ہوئے دونوں کے گل سے رخسار　تیوریاں چڑھ گئیں آپس میں ہوئے کچھ اقرار
کبھی اُٹھے، کبھی بیٹھے کبھی جھومے جرار　نیچے تول کے گردن کو ہلایا کئی بار
ہوگئے چیں بہ جبیں غیظ سے منہ لال ہوا
خون آنکھوں سے ٹپکنے لگا یہ حال ہوا

www.emarsiya.com

۴۱

جوڑ کر ننھے سے ہاتھوں کو یہ بولے ذیشاں جد امجد کو مِلا فوج کا کس طرح نشاں
مُسکرا کر کہا زینب نے کہ صدقے ہو یہ ماں بچپنے میں یہ ارادہ ہے، یہ ہمت مری جاں
لشکرِ حق کا علم یوں نہیں ہاتھ آتا ہے
۴۲ جو کہ جرار ہو لاکھوں میں وہی پاتا ہے

جب گئے گلشنِ ہستی سے ارم کو حمزہؑ جدّ اعلا کو تمہارے وہ علم شہ نے دیا
کوئی جعفر سا جواں زورِ شجاعت میں نہ تھا تیغ سے اُن کی نہ ملتی تھی اماں وقت وغا
جو کہ سرکش تھے بڑے خوف سے تھراتے تھے
۴۳ پاوں ثابت قدموں کے بھی ڈگے جاتے تھے

جنگِ موتہ میں ہوئے ہاتھ قلم، جعفرؑ کے روئے دو روز رسول دوسرا اُن کے لئے
نہ ملے ایک کو، وہ خلد میں پائے رہتے پر زَبر جَد کے اُنہیں، خالقِ اکبر نے دیئے
ساتھ حوران بہشتی کے سدا رہتے ہیں
۴۴ انس و جن جعفرِ طیار اُنہیں کہتے ہیں

عرض کرتے تھے یہ جب بنتِ علی کے دلبر کیا ہم اِس عہدہ کے قابل نہیں کیوں اے مادر
کیا نشاں ہم کو عنایت نہ کریں گے سرور چوم کر منہ کو یہ فرماتی تھیں بنت حیدرؑ
جس طرح احمدِؐ مرسل کے علیؑ تھے پیرو
۴۵ ہیں اُسی طرح سے بھائی بھی انہیں کے پیرو

جس میں ہوں پانچ شرف جمع وہ پائے وہ نشاں اولاً یہ کہ وہ جرأت میں ہو یکتائے جہاں
دوسرے کہہ گئے ہوں جس کے لیے شاہِ زماں تیسرے ہو پسرِ شیرِ خدا بھی وہ جواں
چوتھے وہ زور میں بھی فرد ہو جعفر کی طرح
پانچویں یہ کہ لڑے حیدرِؑ صفدر کی طرح

www.emarsiya.com

۴۶

اک نشاں پانے سے ہوتی نہیں توقیر سوا   بات وہ ہو کہ جو دنیا میں رہے نام سدا
یہی منصب ہے کہ خورسند رہیں شاہِ ہدا   ایسے بچے نہیں، سمجھو اسے مادر ہو فدا
کوئی بے تیغ کے میداں نہیں لے سکتا ہے
۴۷ کام تلوار کا رایت کہیں دے سکتا ہے

جبکہ ہو سبطِ پیمبر سے لڑائی مری جاں   سب سے اول تمہیں ہونا شہِ دیں پر قرباں
فتح پائی تو ہوئے شاد امامِ دوجہاں   قتل گر ہوگئے رن میں تو گئے سوئے جناں
سب میں چرچا رہے وہ نام جہاں میں کر جاو
۴۸ لطف یہ ہے کہ علمدار سے پہلے مرجاؤ

فخر سادات کا ہے تیغ سے مرنا پیارو   سہل مردوں کو ہے دنیا سے گزرنا پیارو
تم نے جو منہ سے کہا ہے وہی کرنا پیارو   دم شجاعت کا تہہ تیغ بھی بھرنا پیارو
بھانجے ہو شہِ صفدر کے تمہیں خوف ہے کیا
۴۹ شیر ہو بیشہ حیدرؑ کے تمہیں خوف ہے کیا

شمعِ الحادو ضلالت کو بجھانا واری   خلق کو جادۂ اسلام دکھانا واری
اپنے نانا کی طرح فوج پہ جانا واری   اُسی انداز سے لشکر کو بھگانا واری
نامِ شر صفحۂ عالم سے مٹانا رن میں
۵۰ رنگ حیدرؑ کی لڑائی کا دکھانا رن میں

جانِ زہراؑ کی ولا فرض ہے تم پر پیارو   ان کے اعدا سے وغا فرض ہے تم پر پیارو
طاعت رب ہدا فرض ہے تم پر پیارو   نصرتِ دینِ خدا فرض ہے تم پر پیارو
تا کہ شاداب سدا گلشنِ اسلام رہے
وہ کرو کام کہ دنیا میں سدا نام رہے

www.emarsiya.com

۵۱

کہہ چکیں بیٹیوں سے جس وقت یہ بنتِ زہراؑ   باندھ کر ہاتھ کہا ہاں یونہی ہوگا بخدا
منتظر جس کے ہیں ہم وقت وہ آئے تو ذرا   لاش پر لاش نظر آئیگی ہنگام وغا
عید اک ہوگی جو سرتن سے جدا ہونگے حضور
پہلے سب سے ہمیں سرور پہ فدا ہوں گے حضور ۵۲

مسکرا کر کہا زینب نے کہ صدقے مادر   یاد رکھنا یہ سخن آج کا ہے داور
اب سفر کرتے ہیں کوفہ کا شہ جن و بشر   عرض کی دونوں نے ہم آپ کے ہیں لختِ جگر
فوجِ کفار کو میداں سے بھگا دیں گے ہم
آپ کے دودھ کی تاثیر دکھا دیں گے ہم ۵۳

جب سنا حضرت زینب نے یہ بیٹوں کا بیاں   ساتھ ہی قتل کا یاد آگیا سارا ساماں
اشک آنکھوں میں بھر آئے نہ ہوا ضبطِ فغاں   روکے فرمایا کہ تم پر ہو یہ مادر قرباں
سمجھو صدقے گئی کیا سوچ کے ماں روتی ہے
تم بھی اب سو رہو سب خلق خدا سوتی ہے ۵۴

سنیو اب دوسری شب اور جو باقی ہے بیاں   معرکے جنگِ شہِ دیں کے بہت ہیں مریجاں
خواب کا قصد جو کرتے تھے وہ دونوں ذیشاں   صورتیں دیکھتی تھیں بنتِ شہنشاہِ زماں
ہجر کی یاد سے دل سینے میں گھبراتا تھا
دونوں آرام جو کرتے تھے تو چین آتا تھا ۵۵

راویوں نے یہ کتابوں میں لکھا ہے کئی جا   داخلِ ماریہ جس دم ہوئے شاہِ دوسرا
نہر پر سبطِ پیمبر کو اتر نے نہ دیا   ساتویں شب کو تو سادات میں تھا حشر بپا
بند تھا آبِ رواں پیاس کی طغیانی تھی
نئی دعوت تھی نئی طرح کی مہمانی تھی

www.emarsiya.com

۵۶

لشکرِ شام سے جب صُبحِ دہُم تیر آئے جاں نثارانِ شہِ تشنہ جگر جھنجلائے
لے کے آقا سے رضا، جنگ کے فن دکھلائے سر کٹے شہ پہ فدا، سینوں پر نیزے کھائے
حق ادا کر کے مرے اپنی نمک خواری کا
خاتمہ کر گئے جرار وفا داری کا

۵۷

مصطفیٰؐ کو بھی نہ ہاتھ آئے تھے ایسے رفقا پیاس میں ساتھ جگر بندِ پیمبرؐ کا دیا
جنگ کرتے ہوئے پہنچے جو کنار دریا خشک لب تر نہ کئے پانی سے، اللہ ری وفا
ہاتھ دھوئے ہوئے تھے چھوٹے بڑے جانوں سے
مر گئے لڑکے ترائی کے نگہبانوں سے

۵۸

کی تھیں اللہ نے کیا منزلتیں اُن کو عطا بھائی کہتے تھے اُنہیں بادشہِ کرب و بلا
ایک اک مالک اشتر کی طرح اہلِ وفا پُر دل و پُر جگر و شیرِ نیستانِ وغا
نصرتِ شاہ میں پیکانِ ستم کھاتے تھے
سینے تانے ہوئے نیزوں کی طرف جاتے تھے

۵۹

اے قلم بس کہ مناسب نہیں اب طولِ کلام کس زباں سے ہو بیاں مدحتِ انصارِ امام
وہ دلاور وہ جری ناصرِ سلطانِ اَنام زندہ جن شیروں سے ہے خلق میں جرأت کا نام
رنجِ غربت کو گوارا کیا مسکن چھوڑا
مر گئے اور نہ شبیرؑ کا دامن چھوڑا

۶۰

لاش ایک ایک کی خود لائے شہنشاہ اُمم پھر اُنہیں گنجِ شہیداں میں لٹایا باہم
خوں میں تر جسم جو دیکھے تو ہوا سخت الم غم میں اُن سب کے کیا اہلِ حرم نے ماتم
اس قدر روئے کہ دم، اہلِ عزا میں نہ رہا
دوپہر تک کوئی باقی رفقا میں نہ رہا

www.emarsiya.com

٦١

غم ہر اک دوست کا شاہ دوسرا کرتے تھے کبھی سر پیٹتے تھے گاہ، بُکا کرتے تھے
کبھی عباس کی تعریفِ وغا کرتے تھے کبھی ایک ایک کی بخشش کی دعا کرتے تھے
کبھی کہتے تھے کہ یہ دادِ وفا دے کے گئے
کبھی کہتے تھے کہ جینے کا مزا لے کے گئے ٦٢

کبھی فرماتے تھے آنکھوں سے نہاں ہوگئے سب پوچھتے بھی نہیں اب حال مرا ہائے غضب
کس سے جا کر کہوں جو قلب پہ ہے رنج و تعب کیوں خفا ہوگئے کھلتا نہیں کچھ اِس کا سبب
بڑھ کے سینوں پہ نہیں تیر و سناں کھاتے ہیں
کیوں نہیں میری مدد کے لیے اب آتے ہیں ٦٣

یک بیک آ کے کیا خیمہ میں فضہ نے بیاں بیبیو آتی ہے اب گلشنِ مُسلم پہ خزاں
پوچھا زینب نے کہ دونوں مرے بچے ہیں کہاں بولی وہ صدقہ گئی آپ کے بھائی ہیں جہاں
کسی خود سر کو نہیں پاوں بڑھانے دیتے
کوئی حربہ شہِ دیں تک نہیں آنے دیتے ٦٤

کانپ کر غیظ سے تب دخترِ حیدر نے کہا سب سے پہلے یہ عزیزوں میں ہوئے کیوں نہ فدا
کہا فضہ نے کہ ان کی نہیں کچھ اس میں خطا جنگ کی خود شہِ والا نے نہ دی اِن کو رضا
ورنہ تیغوں سے یہ بچے نہیں ڈرنے والے
کہیں رکتے بھی ہیں صدقہ گئی، مرنے والے ٦٥

یاں یہ باتیں تھیں کہ آئی یہ صدائے جانکاہ ہے غضب قتل ہوئے مسلمِ مظلوم کے ماہ
لاشیں لینے کو گئے ہیں ابھی روتے ہوئے شاہ سن کے یہ حادثہ بیبیوں نے کیا حال تباہ
میتیں آتے ہی ہونے لگا ماتم ان کا
پہلے حضرت کے عزیزوں میں ہوا غم ان کا

www.emarsiya.com

۶۶

جب سدھارے چمن خلد کو مسلم کے پسر اپنے بیٹوں سے یہ کہنے لگی بنتِ حیدرؑ
کیوں نہ تم دونوں سے خوش ہو یہ حزین و مضطر خوب کٹوائے گلے خوب ہوئے خون میں تر
خوب امدادِ شہِ ہر دوسرا کی تم نے
خوب لاکھوں سے مری جان وغا کی تم نے ۶۷

خوب کی نصرتِ فرزندِ پیمبر رن میں خوب تلواروں سے برپا کیا محشر رن میں
پاؤں پیچھے نہ ہٹے دونوں کے بڑھ کر رن میں یوں ہی جرار لڑا کرتے ہیں اکثر رن میں
کیوں میں شکوہ کروں جو تم نے کیا خوب کیا
اس بھرے کنبہ میں تم نے مجھے محجوب کیا ۶۸

تم نے مسلم کے صغیروں کی بھی ہمت دیکھی آج اُن دونوں کی جانبازی و جرأت دیکھی
دونوں جراروں کی میداں میں جلالت دیکھی قتل لاکھوں کو کیا رن میں شجاعت دیکھی
سرخرو خدمتِ شاہنشہِ دیں میں پہنچے
پہلے تم دونوں سے وہ خلد بریں میں پہنچے ۶۹

جو ہیں دنیا میں جری نام پہ وہ مرتے ہیں اپنے آقا کی رفاقت ہی کا دم بھرتے ہیں
منہ سے جو کہتے ہیں جانباز وہی کرتے ہیں شیر بھی سامنے آجائے تو کب ڈرتے ہیں
باوفا جو ہیں وہ مالک سے وفا کرتے ہیں
جو بہادر ہیں وہ لاکھوں سے وغا کرتے ہیں ۷۰

بولی جھنجلا کے جو بیٹوں سے یہ بنتِ حیدرؑ دل میں وہ سمجھے کہ آزردہ ہیں شاید مادر
گر کے قدموں پہ یہ کہنے لگے وہ رشکِ قمر ہم نے ماموں سے رضا جنگ کی چاہی تھی مگر
رنج فرقت کا شہِ دیں کو گوارا نہ ہوا
ہم ہیں مجبور کہ اماں ہمیں چارا نہ ہوا

www.emarsiya.com

۷۱

تھا یہی ذکر کہ جو خیمہ میں آئے سرور بھائی کو دیکھ کے رونے لگی بنت حیدرؑ
یک بیک پڑ جوگئی عون و محمدؑ پہ نظر پوچھا حضرت نے کہ کیا حال ہے ان کا خواہر
عرض کی صبح سے مچلے ہیں شہادت کے لیے
۷۲ مجھ سے دونوں ہیں مصر جنگ کی رخصت کے لیے

صبح سے آئے ہیں خیمہ میں یہ بچے کئی بار یہی کہتے ہیں کہ ماموں پہ کریں جان نثار
روکے بولے یہ نہیں مجھ کو گوارا زنہار سامنے میرے پھرے ان کے گلوں پر تلوار
کہا زینب نے کہ طالب یہ جری نام کے ہیں
۷۳ آپ کے کام نہ آئیں تو یہ کس کام کے ہیں

جب سُنے حضرتِ زینب کے یہ حضرت نے کلام روئے تا دیر جھکا کر سر اقدس کو امام
پھر یہ ہمشیر سے فرمانے لگے شاہِ انام مجھ کو اکبر کے برابر ہیں یہ دونوں گلفام
صدمے اس طرح کے اللہ نہ دے دشمن کو
۷۴ خیر جو مرضیٔ معبود سدھاریں رَن کو

پائی اُن دونوں نے میداں کی جو حضرت سے رضا غم جانکاہ تھا، زینب نے مگر ضبط کیا
دونوں بیٹوں سے یہ گویا ہوئیں بنتِ زہرؑا جاو اے سیم برد ماں نے خدا کو سونپا
ہائے قسمت نے تمہیں پھولنے پھلنے نہ دیا
۷۵ موت نے بیاہ کا ارمان نکلے نہ دیا

کس طرح رووں نہ اس غم میں بتاتے جاوٴ اک چُھری قلب پہ مادر کے پھراتے جاوٴ
بو مجھے گیسوئے مُشکیں کی سنگھاتے جاوٴ پھر مجھے چاند سے چہروں کو دکھاتے جاوٴ
دل میں حسرت ہے کہ پھر محوِ فغاں دیکھ تو لے
میرے بچو تمہیں جی بھر کے یہ ماں دیکھ تو لے

www.emarsiya.com

٧٦

الغرض ماں سے بھی رخصت ہوئے وہ ماہ لقا   جھک کے دونوں نے کیا بنتِ علیؑ کو مجرا
نکلے ڈیوڑھی سے جو خیمہ کا اٹھا کر پردا   غل تھا اک برج سے دو نجم ہوئے جلوہ نما
چڑھ کے گھوڑوں پہ جو میداں کو وہ ذیجاہ چلے
٧٧ دی صدا فتح نے اقبال بھی ہمراہ چلے

پھر مجھے وہ مئے گلرنگ پلادے ساقی   جو مرے آئینۂ دل کو جلا دے ساقی
جلد پردا مری آنکھوں سے اٹھا دے ساقی   جلوۂ شاہدِ مقصود دکھا دے ساقی
مثلِ بلبل میں تری بزم میں چہکوں برسوں
٧٨ جام پر جام پیوں اور نہ بہکوں برسوں

دے وہ بادہ جسے ابرار پیا کرتے ہیں   راتدان مومن دیندار پیار کرتے ہیں
عاشقِ حیدرِؑ کرار پیا کرتے ہیں   تابعِ احمدِؐ مختار پیار کرتے ہیں
دل سے جو دور کرے غم مجھے وہ بادہ دے
٧٩ حشر تک کیف نہ ہو کم مجھے وہ بادہ دے

ہاں سُنیں غور سے اب سب فُصَحا نظم مری   ہے پسندِ دلِ اربابِ صفا نظم مری
کیوں نہ مقبول دو عالم ہو سدا نظم مری   سُننے خود آتے ہیں شاہِ شہدا نظم مری
ہاں اِسے فیضِ امامِ دوسرا کہتے ہیں
٨٠ انبیا بھی مرے مشتاق سدا رہتے ہیں

اس تجمل سے پئے جنگ وہ جرار گئے   غل تھا ہمراہِ علیؑ جعفرِ طیار گئے
یوں اُڑاتے ہوئے اُس فوج پہ رہوار گئے   من چلے لشکر کفار کے جی ہار گئے
ہمہمے دونوں نے بڑھ کر جو کئے مقتل میں
ہل گئے خوف سے شیروں کے جگر جنگل میں

www.emarsiya.com

۸۱

آنکھ وہ آنکھ، کہ ہو آب اسد کا زُہرہ ہاتھ وہ ہاتھ، جنہیں زورِ یداللہ ملا
تیغ وہ تیغ، کہ جو نافذِ منشورِ قضا لہجہ وہ لہجہ، فصیحانِ عرب جس پہ فدا
دھاک وہ دھاک، کہ سب بانئ شر کانپتے ہیں
رُعب وہ رُعب، کہ شیروں کے جگر کانپتے ہیں

۸۲

لیلۃ القدر جو زلفوں کو کہوں کیا ہے مجال دودِ آہِ دلِ زینبؑ سے مناسب ہے مثال
ابرو و چشم کی نسبت یہ ہمارا ہے خیال نقطہ جیم ہے یہ اور وہ سرِ جیم جمال
روئے پر نور کی تشبیہ بھی لاثانی ہے
خطِ رخسار نہیں آیتِ قرآنی ہے

۸۳

کچھ عجب تیغوں نے دونوں کے پائے ہیں کمال بخدا سیف زبانوں سے ہے وصف ان کا محال
تیز ایسے ہیں کہ ممکن نہیں عالم میں مثال وقتِ تصویر کشی ان کا جو آجائے خیال
ان کی برش کا ہر اک شہر میں شہرا اُڑ جائے
ہوش نقاش کے تصویر کا خاکا اُڑ جائے

۸۴

تیغے دونوں کے دو ابروئے پیوستہ ہیں یا کہ اک بیت کے دو مصرعۂ برجستہ ہیں
یا صفائی میں یہ برگِ گُلِ نورستہ ہیں جنگِ کفار کو ہر وقت کمربستہ ہیں
دم بھریں خنجر و شمشیر نہ کیونکر ان کا
طائرِ جاں کے لیے دام ہے جوہر ان کا

۸۵

خطِ تقدیر ہے ہر تیغۂ سر انداز مرکزِ کافِ کرامت وہ، یہ زادِ اعجاز
وہ جو لیلی کا ہے عشوہ تو یہ شیریں کا ہے ناز ناخنِ پنجۂ شاہیں وہ، یہ بالِ شہباز
وہ ہے گر قوس فلک دائرہ ماہ یہ ہے
شانِ معبود وہ ہے قدرت اللہ یہ ہے

www.emarsiya.com

۸۶
وہ ہے گردابِ اجل اور یہ ہے موجِ فنا موت کا وہ ہے طمانچہ تو یہ سیلئ قضا
شعلہ طور وہ ہے، اور یہ ہے قہرِ خدا وہ ہے حلالِ مُہمّات تو یہ عُقدہ کشا
اُس کے خم کو، خمِ محرابِ عبادت کہئے
۸۷ اس کی نابوں کو خطِ کا حبِ قدرت کہئے

تابعِ حکم اگر اُس کا ہے جلادِ اجل اس کا کوفہ سے ہے تاوادئ برہوت عمل
فرق پر وہ ہے کبھی یہ ہے کبھی زیرِ بغل عقل میں اس سے فتور اُس سے دماغوں میں خلل
دامنِ دشت کو وہ لاشوں سے پاٹ آتا ہے
۸۸ خون کا رنگ رگ و پے میں یہ کاٹ آتا ہے

آیتِ فتح وہ ہے، رایتِ نصرت یہ ہے وہ ہے اکلیلِ ظفر، تاجِ شجاعت یہ ہے
زورِ سرپنجہ وہ ہے بازوئی ہمت یہ ہے حشر انگیز وہ ہے شورِ قیامت یہ ہے
وہ اگر نذر میں کفار کے سر لیتا ہے
۸۹ طائر روح کی بڑھ کر یہ خبر لیتا ہے

پردۂ چشم میں پھرتا ہے وہ مانندِ نگاہ دل میں گھر کر کے نکل آتا ہے یہ صورتِ آہ
روح فرسا ہے الم اُس کا غم اس کا جانکاہ امن ملتی ہے نہ اُس سے، نہ یہ دیتا ہے پناہ
ملک الموت وہ ہے مرگِ مفاجات یہ ہے
۹۰ قابضِ روح وہ ہے ہادمِ لذات یہ ہے

وہ ہے تعزیرِ عمل، یہ ہے سزائے کردار دشمنِ شرک وہ ہے، یہ ہے عدوے کفار
وہ ہے خونریز غضب کا، یہ بلا کا خونخوار یہ جہنم کا ہے مالک، وہ سقر کا مختار
رخنہ انداز یہ ہے، تفرقہ پرواز وہ ہے
بخدا گر یہ کرامت ہے، تو اعجاز وہ ہے

www.emarsiya.com

۹۱
بختِ برگشتۂ وہ ہے گردشِ ایام یہ ہے   وقت پیکار وہ رُستم ہے اگر سام یہ ہے
قاضیٔ شرع وہ ہے، مفتیٔ اسلام ہے یہ   وہ ہے فرمانِ قضا، موت کا پیغام ہے یہ
دل میں گھر کرتا ہے وہ حسرت وارماں ہوکر
آنکھوں میں آتا ہے یہ خواب پریشاں ہوکر

۹۲
میمنہ پر کبھی یہ میسرہ والوں پہ چلے   کبھی فوجوں پہ چلے گاہ رسالوں پہ چلے
ٹکڑے ٹکڑے کیا جب ظلم خصالوں پہ چلے   اُڑ گئے پھول جو فولاد کی ڈھالوں پہ چلے
آفت آتی تھی اُسی سمت جدھر مڑتے تھے
سراعدا صفت برگِ خزاں اُڑتے تھے

۹۳
دست و پا جنگ میں ہر ایک کے بیکار ہوئے   منہ کٹے ان کے مقابل جو نمودار ہوئے
جب چلے رن میں پرے فوج کے مسمار ہوئے   کشتوں کے پشتے ہوئے لاشوں کے انبار ہوئے
گرتے تھے شعلہ صفت آگ لگانے کے لیے
برق تھے خرمنِ ہستی کے جلانے کے لیے

۹۴
پاس جس کے گئے سرتن پہ نہ پایا فوراً   جب مقابل ہوئیں فوجیں تو بھگایا فوراً
جب اُٹھے وہ تو عمل اپنا بٹھایا فوراً   جب گرے لشکرِ ناری کو جلایا فوراً
شور تھا قہر ہے دم وقت روانی ان کا
خاصیت آگ کی سب رکھتا ہے پانی ان کا

۹۵
ڈر سے ان نیمچوں کے اہلِ ستم بھاگتے تھے   سر جو کٹتے تھے تو وہ نحس قدم بھاگتے تھے
غول کے غول جو اعدا کے بہم بھاگتے تھے   پھینک کر رن میں علمدار علم بھاگتے تھے
اس پہ بھی دونوں سے دم بھر نہ اماں ملتی تھی
چرخ تھراتا تھا میداں کی زمیں ہلتی تھی

www.emarsiya.com

۹۶
نیچے چلنے میں گویا تھے زبانِ طرار   اُن کے کھنچنے میں تھی بالکل کششِ ابروئے یار
دونوں معشوقوں کے ابرو کی طرح تھے خمدار   قلزمِ فتح کا دھارا تھا ہر اک ان کی دھار
خون پینے سے نہ مہلت تھی کوئی دم ان کو
ماہئ بحرِ فنا کیوں نہ ہیں ہم ان کو

۹۷
جلوہ دکھلا رہے تھے سب کو وہ عشوہ پرداز   منہ پہ چڑھتا تھا دم جنگ نہ کوئی جانباز
یہ لگاوٹ تھی نہ پریوں میں نہ حوروں میں یہ ناز   جان لیتے تھے گلے مل کے نیا تھا انداز
اس طرف دیکھنے کی سب سے قسم لیتے تھے
جو نظر کرتا تھا منہ اس کا پھرا دیتے تھے

۹۸
کی جگہ روح نے خالی جو کیا دل میں گھر   بر میں بیٹھے تو ملا کھول کے آغوشِ جگر
دی جگہ صدر میں سینوں نے انہیں خوش ہوکر   ٹھہرے دم بھر تو گلے مل کے لیا نذر میں سر
یہ کھچاوٹ نہ لگاوٹ نہ صفائی دیکھی
میل ایسا نظر آیا نہ جدائی دیکھی

۹۹
بند سب سُست ہیں بیکار ہر اک نیزا ہے   گوشۂ امن کمانوں کو نہیں ملتا ہے
ڈر یہ غالب ہے کہ اترا ہوا ہر چلّا ہے   تیریوں بھاگے کہ پھر کر بھی نہ دیکھا کیا ہے
خوف سے پھول ہر اک ڈھال کے کُھلاتے ہیں
سب کا منہ دیکھ کے چار آئینے رہ جاتے ہیں

۱۰۰
خوف سے سہم کے لی تیروں نے ترکش میں پناہ   سرکشی بھولا ہر اک نیزۂ فوجِ گمراہ
شعلۂ تیغ سے ڈھالیں ہوئیں جل جل کے سیاہ   چار آنکھیں تھیں مگر چار نہ کرتی تھیں نگاہ
مرکبِ گرمِ دَو موت پیادوں کو ملے
دشت میں امن کے گوشے نہ کبادوں کو ملے

www.emarsiya.com

۱۰۱

ڈر سے قرنا کا بھی دم بند تھا، کیسا شہپور بول سکتا تھا نہ اک بول بھی تارِ طنبور
ہاتھ سے رکھ دیا تھا اپنے سرافیل نے صور چھوڑ کرنے کو صدا دشت میں پہنچی تھی دور
جنگ کا حال دگرگوں جو ہوا جاتا تھا
بوق کے دل میں بھی ناسور نظر آتا تھا ۱۰۲

طبل کا پھول گیا پیٹ یہ ہول اس کو ہوا خوف نے بن کے سناں چھان دیا دِل نے کا
سینہ کوبی کی ہر اک تاشے سے، پیدا تھی صدا دَف نے میداں میں طمانچہ پہ طمانچہ کھایا
خوف گھیرے ہوئے تھا آپ سے خاموش نہ تھے
جتنے باجے تھے کسی کے بھی بجا ہوش نہ تھے ۱۰۳

آنکھیں صد ہا تھیں زرہ کی پہ نہ آتا تھا نظر جتنے خنجر تھے بنی جاتی تھی ان کے دم پر
بند ڈھیلے ہوئے سب یہ ہوئے نیزے لاغر جُھک گیا خوف سے ہر تیغ کا میدان میں سر
خود کماندار ہر اک، دور سے چلاتا تھا
تیر پر رکھتے تھے لیکن نہ اُڑا جاتا تھا ۱۰۴

یک بیک ٹوٹ گئیں ظلم کی جب دیواریں رنگ اُڑنے لگے قبضوں سے چھٹیں تلواریں
کس طرح فوج کے شہزور نہ ہمت ہاریں اُڑ کے جاتی تھیں نشانوں پہ لہو کی دھاریں
جو تھے رودار جواں منہ نہیں دکھلاتے تھے
ڈھال کی طرح پس پشت چُھپے جاتے تھے ۱۰۵

کبھی بجلی کی طرح ابرِ سپر کے اندر صفت موت کبھی شکر شر کے اندر
تھے کبھی سینہ کے اندر کبھی سر کے اندر خون کی طرح کبھی قلب و جگر کے اندر
کھول دیں دل کی گرہ، بند کمر سے پہلے
گوشِ اندیشہ میں، جا پہنچیں خبر سے پہلے

www.emarsiya.com

۱۰۶

کبر و نخوت کی ہوا تھی نہ سرِ خود سر میں　چرخ کی طرح تھی ہر ایک سپر چکر میں
تیغیں بے آب تھیں دم تھا نہ کسی خنجر میں　تیر اُڑتے تھے حواسوں کی طرح لشکر میں
تیزیاں اپنی جو وہ نیچے دکھلاتے تھے
دھجیاں دامنِ دل سب کے ہوئے جاتے تھے　۱۰۷

اُن سمندوں کی ثنا کیا کرے خامہ تحریر　یہ براقِ نبوی ہے تو وہ رف رف کا نظیر
گردنیں کاہ کشاں سُم ہے ہر اک بدرِ مُنیر　یوں اشاروں میں پھریں پھرتی ہے جیسے تقدیر
آنِ واحد میں فلک سے سوئے لشکر آئے
نہ رُکے نامِ فرس بھی جو زباں پر آئے　۱۰۸

دونوں رہوار سبک رو بھی ہیں طرّار بھی ہیں　خوش عناں بھی ہیں صبادم بھی ہیں جاندار بھی ہیں
صاحبِ فہم بھی خوشرو بھی ہیں جرّار بھی ہیں　جیسے اسوار ہیں ویسے ہی یہ رہوار بھی ہیں
جب اُڑے فرش سے یوں عرشِ عُلا تک پہنچے
جیسے تکبیر کی آواز خدا تک پہنچے　۱۰۹

بامِ گردوں پہ پہنچ جائیں نظر سے پہلے　طے کریں دور منازل کو قمر سے پہلے
عرش پر جا کے پھریں فکرِ بشر سے پہلے　جائیں یہ قبل دعا آئیں اثر سے پہلے
ان کی تعریف میں جو کچھ کہیں وہ تھوڑا ہے
جنبشِ ابروئے اسوار انہیں کوڑا ہے　۱۱۰

دونوں جب کرتے تھے حملے صفتِ شیرِ خدا　فوجِ کفار میں ہوتا تھا تلاطم برپا
ایک پر ایک جفا کار گرا پڑتا تھا　چرخ ہلتا تھا لرز جاتے تھے کوہ و صحرا
رن میں غارت ستم و کفر کے کب گاؤں نہ تھے
بھاگتی سر پہ زمیں رکھ کے، مگر پاؤں نہ تھے

www.emarsiya.com

۱۱۱

جب لعیں ایک بھی میدانِ وغا میں نہ رہا ہنس کے چھوٹے نے یہ دی عونِ دلاور کو صدا
اب نہیں کوئی ستمگار مقابل آتا کیسے بزدل یہ دغا باز ہیں دیکھا بھیا
ایک ہی حملے میں سب بانیٔ شر بھاگ گئے
۱۱۲ چلئے اماں سے کہیں شمر و عمر بھاگ گئے

ناگہاں ٹوٹ پڑا بچوں پہ سب لشکرِ شر گھر گئے لاکھوں ستم گاروں مین زینب کے پسر
سر سے پا تک ہوئے زخمی جو وہ دونوں صفدر گر پڑے گھوڑوں سے بالائے زمیں غش کھا کر
غل ہوا فوج میں پیاسوں کے سروں کو کاٹو
۱۱۳ جلد حیدرؑ کے نواسوں کے سروں کو کاٹو

یہ خبر سُن کے تڑپنے لگے سب خورد و کلاں خاک اُڑاتے ہوئے مقتل کو گئے شاہِ زماں
ہو کے مضطر یہ کہا بنتِ علیؑ نے اُس آن لوگو یہ تو کہو مجھ سے علیؑ اکبرؑ ہے کہاں
کہہ دو لِلّٰہِ نہ تم فوج میں جانا واری
۱۱۴ جوشِ خوں سے کہیں غصہ میں نہ آنا واری

سن کے فضہ نے کیا عرض یہ بادیدۂ تر ساتھ شبیر کے مقتل میں ہے وہ رشکِ قمر
ہے یہ انصاف کی جا غور کریں آپ اگر جاتے اس وقت مصیبت میں نہ کیونکر اکبر
غم میں اس طرح کے کیوں دل نہ پریشاں ہوتا
۱۱۵ لاش پر بھائیوں کے بھائی نہ گریاں ہوتا

سُن کے ارشاد کیا یہ ہے خوزادہ وہ غلام میں ہوں خوش اُن سے کہ دونوں کا ہوا نیک انجام
کس لیے روؤں میں کیا اور کسی سے مجھے کام بھائی دنیا میں رہیں اور یہ مرا ماہِ تمام
شہ کو دکھلائے خدا لختِ جگر کا سہرا
دیکھوں آنکھوں سے میں اس نورِ نظر کا سہرا

www.emarsiya.com

۱۱۶

یاں تو فرماتی تھیں یہ زینب ناشاد وحزیں   پہنچے واں روتے ہوئے شاہ بھی لاشوں کے قریں
دیکھا مہمان کوئی دم کے ہیں وہ ماہ جبیں   بولے سر پیٹ کے دونوں سے یہ شاہنشہِ دیں

قد نکالے تھے یہ دنیا سے گزرنے کے لیے
۱۱۷ کیا مدینہ سے یہاں آئے تھے مرنے کے لیے

پہنچی جب کان میں دونوں کے یہ حضرت کی صدا   کھول کر آنکھوں کو منہ شاہ کے قدموں پہ ملا
چاہتے تھے کہ کہیں کچھ وہ مگر دم جو رُکا   دونوں صفدر ہوئے راہی طرفِ ملکِ بقا

موت یثرب سے کہاں کھینچ کے لائی ہے ہے
۱۱۸ لُٹ گئی دشت میں زینب کی کمائی ہے ہے

آئی اک سمت سے ناگہ یہ صدائے زہراؑ   ہائے زینبؑ کا کوئی پوچھنے والا نہ رہا
لو بس اب شیعو، یہ ہے شیون و فریاد کی جا   جلد ان بچوں کا دو بنتِ علیؑ کو پُرسا

ان کا غم آپ رسولؐ دوسرا کرتے ہیں
۱۱۹ خلد میں حیدرؑ صفدر بھی بُکا کرتے ہیں

میتیں لائے جو خیمہ میں شہنشاہِ ہُدا   سب یہ پیٹے کہ کسی کے نہ رہے ہوش بجا
روکے ہمشیر سے یہ سیّدِ والا نے کہا   سفرِ دارِ بقا، عون و محمد نے کیا

چھوڑ کر ہم کو سوئے خلد سدھارے دونوں
۱۲۰ ہائے پیاسے گئے کوثر کے کنارے دونوں

جب سنا زینبِ مضطر نے بیاں بھائی کا   قلب بیتاب ہوا ضبط کا یارانہ رہا
آ کے فرزندوں کے لاشوں پہ یہ دی رو کے صدا   کس پہ اِس دشت میں تم نے مجھے چھوڑا تنہا

اب تو اس دشت سے مر کر بھی نہ جاؤں گی میں
قبریں تم دونوں کی جنگل میں بناؤں گی میں

www.emarsiya.com

۱۲۱

کبھی روئیں تو کبھی سر پہ دو ہتٹر مارے کبھی رخساروں سے دونوں کے ملے رخسارے
کبھی کہتی تھیں نہ کیوں جان یہ مادر وارے گرچہ لاکھوں سے وغا کی نہ مگر جی ہارے
قتل چن چن کے کیے شاہ کے دشمن تم نے
۱۲۲ نام دادا کا کیا دشت میں روشن تم نے

تم نے جو منہ سے کہا تھا وہی اے جان کیا سچ ہے دنیا میں یہی کرتے ہیں اربابِ وفا
طے عجب حُسن سے کی، منزلِ تسلیم و رضا حشر تک نام رہا، خوش ہوا رَبِّ دوسرا
عاشقِ سبطِ رسولِ دوسرا کہلائے
۱۲۳ تاابد ناصرِ شاہ شہداء کہلائے

اے مرے گیسوؤں والے مرے ذیشاں بچو صدقے بھائی پہ ہوئے، تم پہ میں قرباں بچو
کیا یہ قسمت نے دکھایا مجھے ساماں بچو میرے دل کا نہ بر آیا کوئی ارماں بچو
سہرے دکھلائے نہ اے راج دلارو ہے ہے
۱۲۴ ہونے پائے نہ جواں اے مرے پیارو ہے ہے

اے مرے غازیو اے راج دلارو اٹھو اے مرے صفدرو، اے عرش کے تارو اٹھو
اپنی اُلجھی ہوئی زلفوں کو سنوارو اٹھو خون میں تر ہے یہ پوشاک اتارو اٹھو
جی میں آتا ہے کہ ارمان نکالوں پیارو
۱۲۵ دم آخر تمہیں نوشاہ بنالوں پیارو

ہائے تم پیاسے ہی دنیا سے سدھارے بچو اب کہاں پاؤں میں تم کو مرے پیارے بچو
پہنچوں کس طرح سے میں پاس تمہارے بچو میں جیوں خلق میں اب کس کے سہارے بچو
آئے تھے گھر سے یہاں قبر میں سونے کے لیے
رہ گئی ہائے یہ بیکس تمہیں رونے کے لیے

www.emarsiya.com

۱۲۶

آؤ لوگو مرے دلداروں کی صورت دیکھو   قبضے اب تک نہ چھٹے ہاتھوں سے قوت دیکھو
رن سے زندہ نہ پھرے دونوں کی غیرت دیکھو   کی دغا لاکھوں سے اِس سِن میں یہ ہمت دیکھو
صاف ہوتا ہے گماں کروٹیں اب لیتے ہیں
صورتوں سے ہے یہ ظاہر کہ ہنسے دیتے ہیں ۱۲۷

پھر کئے عون کے رخسار سے منہ مل کے یہ بین   ہائے اے لختِ جگر ہائے مرے نور العین
کس طرح آئے گا اس غم میں مرے قلب کو چین   لو اُٹھو خواب سے میدان کو جاتے ہیں حسینؑ
نُصرت دینِ خدا میں تمہیں کد لازم ہے
اپنے ماموں کی مری جان مدد لازم ہے ۱۲۸

لاش پر چھوٹے کی پھر بنتِ علیؑ نے یہ کہا   اپنی دائی کا ذرا حال تو دیکھو بیٹا
یہ تو بتلاؤ کہ کس بات پہ ہو مجھ سے خفا   کھول دو آنکھ تو جان آئے مرے تن میں ذرا
دل سنبھلتا نہیں ہر طرح سے بہلاتی ہوں
دیکھ کر خواب عدم میں تمہیں گھبراتی ہوں ۱۲۹

ہے مرے پیشِ نظر صُبح سے آج اے دلدار   تیغ کو دوش پہ رکھ کر وہ ٹہلنا ہر بار
بھولی بھولی وہ تری شکل، وہ پیاری رفتار   اے مرے گیسوؤں والے، تری ہمت کے نثار
دل بھرا آتا ہے جاں جسم میں گھبراتی ہے
ہر ادا تیری کلیجہ مرا تڑپاتی ہے ۱۳۰

پالنے والی کو کس رنج میں ڈالا بچو   کوئی ارمان نہ مادر کا نکالا بچو
کون زینب کا ہے اب پوچھنے والا بچو   تھا تمہیں سے تو مرے گھر میں اُجالا بچو
شکل کیا کنبے کے لوگوں کو میں دکھلاؤں گی
اب مدینے کو نہ اس دشت سے میں جاؤں گی

www.emarsiya.com

۱۳۱

ہائے اے عون و محمدؑ تمہیں پاؤں کیونکر دل پہ جو زخم ہیں کاری، وہ دکھاؤں کیونکر
تم کو اب ملکِ عدم سے میں بلاؤں کیونکر حال اس رنج و مصیبت کا سناؤں کیونکر
لطف اب زیست کا دنیا میں نہیں ہے پیارو
آسماں دور ہے اور سخت زمیں ہے پیارو

۱۳۲

بزمؔ بس اور نہ کر حالِ مصیبت تحریر سن سکیں گے نہ عزادارِ شہِ عرش سریر
تو نے پائی ہے جو یہ اہل سخن میں توقیر بخدا ہے یہ فقط لُطفِ جناب شبیرؑ
خضر بھی نظم کی وادی کا ہے سیاح بھی ہے
فضلِ اللہ سے ذاکر بھی ہے مداح بھی ہے

www.emarsiya.com